السلام علیکم ورحمة اللہ وبرکاتہ

جب عورت کواس صورت میں طلاق دی گئی ہوکہ وہ شوہر سے کشیدہ حالات کی وجہ سے ایک سال یادوسال یااس سے کم مدت تک الگ رہی ہواور طلاق سے پہلے استبراء رحم کی مدت گزرگئی ہوتو کیااس کیلئے بھی عدت لازم ہے یا نہیں ؟ یاعدت گزارے بغیر اس کیلئے نکاح کرنا جائز ہے جبکہ اس کے شوہر نے معاوضہ لیکراسے طلاق دے دی ہواور رجوع کرنے میں اسے کوئی رغبت ن ہو؟

الجواب بعون الوہاب بشرط صحة السؤال

وعلیکم السلام ورحمة اللہ وبرکاتہ!

الحمد للہ، والصلاة والسلام علیٰ رسول اللہ، أما بعد!

جس کسی عورت کوطلاق دی جائے توطلاق کے بعداس کیلئے عدت لازم ہے خواہ شوہر سے مل ہوئے اسے زیادہ مدت ہوئی ہویاتھوڑی کیونکہ ارشادباری تعالیٰ ہے:

وَالْمُطَلَّقَاتُ يَتَرَبَّصْنَ بِأَنفُسِهِنَّ ثَلَاثَةَ قُرُوءٍ ... سورة البقرة ٢٢٨

''اور طلاق والی عورتیں اپنے تیئں تین حیض تک انتظار کریں۔''

اور نبی کریمؐ نے ثابت بن قیش کی بیوی کو حکم دیا تھا کہ وہ خلع کے بعدایک حیض کی عدت گزارے 'اس حدیث شریف سے معلوم ہواکہ صحیح بات یہی ہے کہ خلع کی طلاق کے بعدعدت ایک حیض ہے 'اس حدیث نے مذکورہ بالا آیت کریمہ کے عموم کی تخصیص کردی ہے اوراگروہ عورت جس نے مال دے کرشوہر سے طلاق خلع حاصل کی ہووہ اگرتین حیض تک عدت گزارلے تو یہ اکمل اوراحوط صورت ہے اورمذکورہ آیت کے پیش نظر بعض اہل علم نے جویہ کہا ہے کہ اسے بھی تین حیض تک عدت گزارنی چاہیے تواس طرح یہ اختلاف بھی ختم ہوجاتا ہے۔

ھذا ما عندي واللہ أعلم بالصواب

فتاویٰ اسلامیہ

کتاب العدہ : جلد 3 صفحہ 345

محدث فتویٰ